مسلک
علیه الرحمة
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
ترتیب
مولانا الحاج صوفی محمد عبد الرشید رضوی
نظر ثانی
استاذ العلماء مولانا الحاج صاحبزادہ محمد داود رضوی
گوجرانوالہ
ناشر: مکتبہ غوثیہ نارووال

ترتیب

مولانا الحاج صوفی محمد عبد الرشید رضوی

نظر ثانی

استاذ العلماء مولانا الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی

گوجرانوالہ

ہدیہ [illegible] روپے

ناشر: مکتبہ غوثیہ نارووال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد

نبی غیب داں ﷺ کا فرمان عالیشان ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "بنی اسرائیل بہتر (۷۲) مذہبوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب والے ناری اور جہنمی ہوں گے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟" حضور ﷺ نے فرمایا "وہ لوگ اسی مذہب پر قائم رہیں گے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔" (مشکوٰۃ)

مشکوٰۃ شریف میں ہی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "تاجدار مدینہ ﷺ نے ہمیں سمجھانے کے لیے ایک لکیر کھینچی پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس سیدھے خط کے دائیں بائیں چند اور لکیریں کھینچ کر فرمایا یہ بھی راستے ہیں ان میں سے ہر راستہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی وان هذا صراطی مستقیماً فاتبعوه فلاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله (پ ۱۸، ر کوع ۶) "یعنی یہ میرا سیدھا راستہ تو اسی پر چلو اور دوسروں کی راہوں پر نہ چلو وہ تمہیں اس سیدھی راہ سے جدا کر دیں گے۔"

مذکورہ احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے سیدھے راستے کے علاوہ بہتر (۷۲) راستے شیطان اور جہنم والے بھی ہیں جو سیدھے راستے سے دائیں بائیں نکلنے والے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کا سیدھا راستہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوتا ہوا اولیاء کرام کی شکل میں ہمارے پاس آتا ہے اور باقی راستے قادیانی، وہابی، مودودی، دیوبندی، شیعہ، پرویزی وغیرہ کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں۔

رسالہ ھذا میں بر صغیر کی اس شخصیت کا مسلک نہایت ہی اختصار کے ساتھ بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے جو کہ علماء دیوبند کے بھی ممدوح و پیر مرشد کے طور پر مشہور ہیں۔ پیر صاحب کا مسلک دیکھیں تو مریدین گمراہ نظر آتے ہیں اور مریدین کے مسلک کو دیکھیں تو پیر صاحب

مشرک وبدعتی قرار پاتے ہیں۔ پیر صاحب (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کا تعارف کلیات امدادیہ کے صفحہ نمبر ۲ پر اس طرح لکھا ہے کہ "ہندوستان کے تقریباً سب بڑے بڑے علماء اور صلحاء آپ کے مرید اور خلفاء ہوئے مثلاً حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولانا ذوالفقار علی، مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ۔"

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا کہ الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام (اعتراض) کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے له الحق والامر عالم امر مقید جہت وطرف وقرب وبعد وغیرہ نہیں ہے پس اس کے جواز میں شک نہیں (شمائم امدادیہ حصہ دوم)

ایسی ندا اصحاب سے بکثرت روایات میں منقول ہے کما لا یخفی علی المتبحر المتسع النظر اور اگر مخاطب کا اسماع وسنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادیٰ کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو خبر پہنچ جاوے گی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہے مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہیں۔ اس اعتقاد سے کوئی شخص الصلوة والسلام عليك يارسول الله کہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله کی داہنے اور الصلوٰة والسلام عليك يانبى الله کی بائیں اور الصلوة والسلام عليك ياحبيب الله کی ضرب دل پر لگائے۔ (ضیاء القلوب)

توبہ استغفار کے بعد استغفر الله الذى لااله الا هو الحى القيوم واتوب اليه اکیس بار پڑھ کر درود شریف الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله، الصلوٰة والسلام عليك يا حبيب الله، الصلوٰة والسلام عليك يا نبى الله تین بار عروج و نزول کے طریقے پر پڑھے۔ (ضیاء القلوب)

فوائد: ۱۔ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے نزدیک ہر جگہ وہر وقت الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله پڑھنا بالکل جائز ہے۔

۲۔ یہ درود شریف بریلویوں کا بنایا ہوا نہیں بلکہ صحابہ کرام سے چلا آرہا ہے۔

۳۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں کا سفید لباس اور سبز عمامہ شریف سنت کے مطابق ہے۔ بدعت نہیں اور ان کا وظیفہ الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله اسلاف کا وظیفہ ہے۔

يارسول الله (ﷺ)

آنحضرت ﷺ کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف یا احمد اور بائیں طرف یا محمد اور یا رسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے۔ (ضیاء القلوب)

یارسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے
آپ کی امداد ہو، میرا یا نبی حال ابتر ہو افریاد ہے (نالہ امداد غریب)

آپ کی فرقت نے مارا یا نبی دل ہوا غم سے دوپارہ یا نبی (نالہ امداد غریب)

ذرا چہرے سے پردے کو ہٹاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ (گلزار معرفت)

کر کے نثار آپ پہ گھر بار یا رسول اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یا رسول (گلزار معرفت)

(یہ چاروں اشعار مکمل نعتوں کے پہلے اشعار ہیں۔ ان نعتوں میں کئی مسائل حل ہوتے ہیں)

فوائد: ۱۔ یارسول اللہ کہنا شرک نہیں بلکہ ایمان کا تقاضا ہے۔

۲۔ صاحب قبر سے فریاد کی جا سکتی ہے وہ بہتر حال میں مدد کر سکتے ہیں۔

٣۔ نبی اکرم ﷺ قبر مطہرہ میں حیات حقیقی زندہ ہیں۔ غلام کو دیدار سے نواز سکتے ہیں۔ مجبور محض نہیں ہیں۔

٤۔ سرکار مدینہ ﷺ کی نعتیں لکھنا پڑھنا اسلاف کا طریقہ ہے بدعت نہیں۔

محفل میلاد النبی ﷺ

﴿﴾ مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

﴿﴾ مشرب فقیر کا اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیرو مرشد کی روح کو ایصال ثواب کرتا ہوں اور قرآن خوانی ہوتی ہے گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہو تو مولود پڑھا جاتا ہے پھر ماحضر کھانا کھلایا جاتا ہے اور اس کا ثواب بخش دیا جاتا ہے۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

﴿﴾ رہا اعتقاد کا مجلس مولود میں حضور پر نور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں۔ اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن عقلاً ونقلاً بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوتا ہے۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

﴿﴾ فرمایا "مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر حجت ہمارے لیے کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔" (الشمائم امدادیہ حصہ دوم)

فوائد: ا۔ حاجی صاحب کے نزدیک محفل میلاد کا انعقاد اور اس میں شرکت جائز بلکہ ذریعہ برکات ہے اس کو بدعت کہنا غلط ہے۔

٢۔ محفل میلاد میں حضور پر نور ﷺ کی تشریف آوری ممکن ہے۔ گویا آپ حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں اس کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے۔ اس میں حضور ﷺ کا علم غیب شریف بھی ظاہر ہو رہا ہے۔

٣۔ محفل میلاد میں قیام درست اور باعث لطف و کیفیت ہے۔

٤۔ ہر سال قرآن خوانی اور ایصال ثواب درست ہے۔

٥۔ محفل میلاد تمام اہل حرمین کا معمول رہا ہے۔

(اگرچہ موجودہ نجدی حکومت اس کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔)

مالک و مختار، مشکل کشا و مددگار وسیلہ نبی ﷺ

یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے
آپ کی امداد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے
چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے
تم سے اے نور خدا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے
یاشہ ہر دو سرا فریاد ہے
یانبی احمد کو در پر بلا لو
اس لیے صبح و مسا فریاد ہے
(نالہ امداد غریب)

﴿﴾ اچھا ہوں یا برا ہوں غرض جو کچھ ہوں سو ہوں
پر ہوں تمہارا تم میرے مختار یا رسول ﷺ (گلزار معرفت)
اگرچہ ہوں نیک یا بد تمہارا ہو چکا ہوں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا آپ کے ہاتھوں میں
اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
(گلزار معرفت)

﴿﴾ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور ہادی عالم ﷺ کی روح اطہر پر فاتحہ پڑھے اور حضور ﷺ کی روحانیت سے استقامت حاصل ہونے میں مدد مانگے۔ (ضیاء القلوب)

﴿﴾ بے وسیلوں کا وسیلہ ہے وہی بلکہ ساروں کا وسیلہ ہے وہی (مثنوی تحفۃ العشاق)

﴿﴾ محمد خلاصہ ہے کونین کا محمد وسیلہ ہے دارین کا (جہاد اکبر)

فوائد: ۱۔ نبی اکرم ﷺ کو پکارنا 'حاضر و ناظر' سمجھنا 'یا رسول اللہ' وغیرہ کہنا حرام نہیں بلکہ حاجی صاحب کا مسلک ہے کہ یہ کام جائز ہیں۔

۲۔ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے فضل و عطا سے مالک و مختار ہیں اگرچہ بظاہر اپنی قبر مبارک میں ہیں پھر بھی غلاموں کی فریاد کو سنتے ہیں۔ دریہ بلا سکتے ہیں 'قید غم سے چھڑا سکتے ہیں بلکہ امت کے جہاز کو آپ کے ہاتھوں میں دے دیا گیا ہے چاہیں تو ڈوبا دیں چاہیں تو ترا دیں آپ مالک و مختار ہیں۔

۳۔ اللہ کے نیک بندوں خصوصاً امام الانبیاء ﷺ کو مشکل کشا کہنا شرک نہیں بلکہ اسلاف کا طریقہ ہے۔

۴۔ محبوبان خدا کی روحوں سے مدد طلب کر سکتے ہیں۔

۵۔ ہمارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور ہیں۔ آپ کی نورانیت کا اقرار کرنا درست ہے۔

۶۔ آپ سب کے بلکہ دارین کے وسیلہ ہیں۔

نور مجسم

نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو دیکھتے ہو مہ و خورشید کی تنویر عبث (گلزار معرفت)

نہ پیدا ہوتا اگر احمد کا نور نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور (جہاد اکبر)

سب دیکھو نور محمد کا سب ہیچ و ظہور محمد کا
جبریل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا
کہیں روح مثال کہایا ہے کہیں جسم میں جا سمایا ہے
کہیں حسن و جمال دکھایا ہے سب دیکھو نور محمد کا (نالہ امداد غریب)

فوائد: ۱۔ حاجی صاحب کے نزدیک نبی پاک ﷺ نور مجسم ہیں اور باعث تخلیق کائنات ہیں۔

حاضر و ناظر و علم غیب شریف

﴿﴾ فرمایا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت ﷺ کو حدیبیہ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (کے معاملات) سے خبر نہ تھی اس کو دلیل اپنے دعویٰ کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔ (شمائم امدادیہ حصہ دوم)

﴿﴾ رہا اعتقاد کہ مجلس مولد میں حضور پر نور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن عقلاً و نقلاً بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوتا ہے۔ رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ کیسے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہ ہے۔ آپ کے علم و روحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے اس کے آگے یہ ادنیٰ سی بات ہے۔ علاوہ اس کے اللہ کی قدرت تو محل کلام نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے اپنی جگہ تشریف رکھیں اور درمیانی حجاب اٹھ جائیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

﴿﴾ شاہ صاحب نے فرمایا کہ پرسوں ہمارے پاس فلاں حلیہ کا ایک شخص مسئلہ دریافت کرنے آویگا وہ مرد کامل ہے اور ست اور وقت بھی متعین کر دیا۔ ہم لوگ روز موعود میں زینت المساجد میں کہ کنارے جمنا کے واقع ہے ان کے اشتیاق میں بیٹھے تھے وقت مقررہ پر دریا کے کنارے سے اسی حلیہ کے ایک بزرگ نمودار ہوئے۔ (شمائم امدادیہ حصہ سوم)

﴿﴾ ایک دن غوث الاعظم سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ نظر بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے آپ نے ہمت و توجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچا لیا۔ (شمائم امدادیہ حصہ دوم)

فوائد: ۱۔ انبیاء (علیہم السلام) و اولیاء (علیہم الرحمۃ) کو علم غیب عطائے الٰہی ہوتا ہے۔

۲۔ انبیاء علیہم السلام و اولیاء علیہم الرحمۃ کا کسی امر کی طرف توجہ نہ فرمانا علم کے منافی نہیں ہے
۳۔ مجلس میلاد جائز ہے اور نبی پاک ﷺ کو دنیا کے ہر خطے کی محافل میلاد کا علم اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور آپ جہاں چاہیں حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں۔
۴۔ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت و اختیار دیا ہے کہ دور کسی مقام کو ملاحظہ بھی فرما لیتے ہیں اور ڈوبتے جہاز کو بچا بھی لیتے ہیں۔
۵۔ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث الاعظم کہنا شرک نہیں بلکہ اسلاف کا طریقہ و معمول ہے۔

علی مشکل کشا (رضی اللہ عنہ)

دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے رب
کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے اب
ھادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے (ارشاد مرشد)

فائدہ: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مشکل کشا ماننا شرک نہیں بلکہ اسلاف کا طریقہ ہے۔

یاشیخ عبدالقادر شیاءً للّٰہ

جو ندا نص میں وارد ہے مثلاً یا عباداللہ اعینونی وہ بالاتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے اور جو اہل خصوصیت ہیں ان کا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا کہ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے جو خواص سے ہو گا وہ خود سمجھ لے گا بیان کی حاجت نہیں۔ یہاں سے معلوم ہو گیا کہ حکم وظیفہ یاشیخ عبدالقادر شیاءللہ کا لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے مخبر الی الشرک ہے ہاں اگر وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

فوائد: ۱۔ یاشیخ عبدالقادر شیاءللہ پڑھنا شرک نہیں ہے۔
۲۔ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا شرک نہیں۔

۳۔ اولیاء اللہ کا وسیلہ درست ہے۔

غیر اللہ سے مدد طلب کرنا

قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور ہادی عالم ﷺ کی روح اطہر پر فاتحہ پڑھے اور حضور ﷺ کی روحانیت سے استقامت حاصل ہونے میں مدد مانگے۔ (ضیاء القلوب)

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفےٰ
تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہی دست و پا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ محشر کے دن بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
(شمائم امدادیہ حصہ سوم)

فرمایا "ایک بار مجھے ایک مشکل پیش آئی حل نہ ہوتی تھی میں نے حطیم میں کھڑے ہو کر کہا کہ تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم زیادہ اولیاء اللہ کے یہاں رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو۔ یہ کہہ کر میں نے نفل نماز شروع کر دی۔ میرے نماز شروع کرتے ہی ایک کالا سا آدمی آیا اور وہ بھی پاس ہی نماز میں مصروف ہو گیا اس کے آنے سے میری مشکل حل ہو گئی۔" (شمائم امدادیہ حصہ سوم)

محبوب علی نقاش نے آکر بیان کیا کہ ہمارا آگبوٹ تباہی میں تھا میں مراقب ہو کر آپ سے ملتجی ہوا کہ آپ نے مجھے تسکین دی اور آگبوٹ کو تباہی سے نکال دیا۔ (شمائم امدادیہ حصہ سوم)

اعوذ، بسم اللہ اور معوذ تین اور کلمہ تمجید پڑھ کر مرشد کے واسطہ سے مشائخ طریقت کی مقدس روحوں سے مدد مانگ کر خلوت میں آجائے۔ (ضیاء القلوب)

پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ ﷺ
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بے کساں ہو تم
تمہیں چھوڑ کر اب کہاں جاؤں یا رسول اللہ ﷺ (گلزار معرفت)

یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے
آپ کی امداد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا ﷺ فریاد ہے (نالہ امداد غریب)

فوائد: ا۔ یا رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ اسلاف کا معمول ہے۔
۲۔ انبیاء و اولیاء سے مدد طلب کرنا جائز ہے شرک نہیں۔
۳۔ انبیاء اولیاء کے وصال کے بعد ان کی روحوں سے مدد طلب کرنا شرک نہیں بلکہ اسلاف کی تعلیمات کے مطابق ہے۔
۴۔ محبوبان خدا اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے ہی جہاز کو تباہی سے بچا سکتے ہیں۔
۵۔ نبی پاک ﷺ گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے اور بے کسوں کے وسیلہ ہیں۔
۶۔ نبی اکرم ﷺ کو مشکل کشا کہنا شرک نہیں بلکہ اسلاف کا طریقہ ہے۔

قبر سے فائدہ

فرمایا کہ "فقیر مرتا نہیں صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہوگا جو زندگی ظاہری میں میری ذات سے ہوتا ہے فرمایا (حضرت صاحب نے) کہ میں نے حضرت کی قبر مقدس سے وہی فائدہ اٹھایا جو حالت حیات میں اٹھایا تھا۔" (شمائم امدادیہ حصہ سوم)

فرمایا کہ "میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان اور روٹیوں کا محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمایئے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنہ یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا۔ ایک مرتبہ میں زیارت مزار کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفہ مقررہ پائین قبر سے ملا کرتا ہے۔" (شمائم امدادیہ حصہ سوم)

فوائد: ا۔ اولیاء اللہ اپنی قبور میں حیات حقیقی زندہ ہوتے ہیں۔
۲۔ اولیاء اللہ کی قبروں سے ان کی ظاہری زندگی کی طرح فائدہ ملتا ہے۔
۳۔ اولیاء اللہ قبروں میں جا کر بھی زندوں کی مدد کرتے ہیں۔
۴۔ اولیاء اللہ سے مدد طلب کرنا جائز ہے۔
۵۔ قبروں والے صالحین آنے والوں کی فریاد کو سنتے اور اس کو پورا فرما سکتے ہیں۔
۶۔ مزارات کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز ہے۔

ایصال ثواب

چونکہ ایصال ثواب بروح اموات مستحسن ہے۔ خصوصاً جن بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل ہوئے ان کا زیادہ حق ہے۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

اس لیے مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلہ کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں باہم ملاقات بھی ہو جاوے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچا دیا جاوے۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

یوں معلوم ہوتا ہے کہ سلف میں تو یہ عادت تھی مثلاً کھانا پکا کر مسکین کو کھلا دیا۔ دل سے ایصال ثواب کی نیت کر لی۔ متاخرین میں کسی کو خیال ہوا کہ جیسے نماز میں نیت ہر چند دل سے کافی مگر موافقت قلب و لسان کے لیے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے۔ اسی طرح اگر یہاں زبان سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہنچ جائے تو بہتر ہے پھر کسی کو یہ خیال ہوا لفظ "اس" کا مشار الیہ اگر روبرو موجود ہو تو زیادہ استحضار قلب ہو

کھانا وغیرہ دلانے لگے۔ کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعا ہے اس کے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھ لیا جائے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جاوے گا کہ جمع بین العبادتین ہے۔ ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

قرآن کی بعض سورتیں بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں پڑھی جانے لگیں۔ کسی نے خیال کیا دعا کے لیے رفع یدین سنت ہے۔ ہاتھ اٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کھانا جو مسکین کو دیا جاوے گا اس کے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے پانی پلانا بھی ثواب ہے۔ اس پانی کو بھی کھانے کے ساتھ رکھ لیا۔ پس یہ ہیئت کذائیہ حاصل ہو گئی۔ رہا تعین تاریخ یہ بات تجربہ سے معلوم ہوتی ہے کہ جو امر کسی خاص وقت میں معمول ہو اس وقت وہ یاد آجاتا ہے اور ضرور ہو رہتا ہے۔ نہیں تو سال ہا سال گزر جاتے ہیں کبھی خیال بھی نہیں ہوتا۔ اسی قسم کی مصلحتیں ہر امر میں ہیں جن کی تفصیل طویل ہے محض بطور نمونہ تھوڑا سا بیان کیا گیا۔ ذہین آدمی غور کر کے سمجھ سکتا ہے اور قطع نظر مصالح مذکورہ کے ان میں بعض اسرار بھی ہیں اگر یہی مصالح بنائے تخصیص ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

فوائد: ۱۔ فوت شدگان کی روحوں کو ایصال ثواب اچھا کام ہے۔

۲۔ عرس منانا جائز ہے۔

۳۔ صاحب قبر کی روح کو قرآن اور کھانے کا ثواب پہنچانا درست ہے۔

۴۔ عرس اور ایصال ثواب کے لیے دن متعین کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔ ایصال ثواب بہر صورت درست ہے۔ اگرچہ قرآن و حدیث میں مروجہ شکل میں ہمیں نظر نہ آئے۔

گیارھویں

﴿۱﴾ پس ہیئت مروجہ ایصال ثواب کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں۔ گیارھویں حضرت غوث پاک قدس سرہ کی دسویں بیسویں، چہلم ششماہی، سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت بو علی قلندری رحمۃ اللہ علیہ و حلوائے شب برات

اور دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

فوائد: ۱۔ ایصال ثواب ہر طریقے سے جائز ہے۔

۲۔ گیارھویں دسویں بیسویں چہلم ششماہی اور سالانہ ختم پاک خلاف شرع نہیں ہے۔

ویسے تو مسلک اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمۃ کی تائید میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کی کثیر تحریرات و ملفوظات ہیں مگر اسی پر بطور نمونہ اکتفا کرتا ہوں۔ مثلاً دیوبندی وہابی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ غوث اعظم استعمال کرنے کو شرک قرار دیتے ہیں حالانکہ امداد المشتاق میں صفحہ ۱۵۸ اور شمائم امدادیہ حصہ دوم میں صفحہ ۴۲، صفحہ ۴۳، صفحہ ۶۲ وغیرہ پر آپ کو غوث الاعظم لکھا گیا ہے۔

بدمذہب لوگ امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک کے ساتھ اعلیٰحضرت کہنے لکھنے سے تیخ پا ہو جاتے ہیں حالانکہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے لیے امداد المشتاق میں صفحہ ۱۶۱ اور صفحہ ۱۶۲ پر اعلیٰحضرت لکھا ہوا ہے۔

اسی طرح دیوبندی غیر صحابی کے لیے رضی اللہ عنہ لکھنے بولنے سے روکتے ہیں حالانکہ امداد المشتاق صفحہ ۸ شمائم امدادیہ حصہ اول صفحہ ۹ اور ضیاء القلوب اور ارشاد مرشد میں غیر صحابی کے لیے رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ